بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم سہ شنبہ

جلد ۳۰	۱۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش	یکم ماہ صفر ۱۳۶۱ ھ	۱۷ ماہ فروری ۱۹۴۲ء	نمبر ۴۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے پرائیویٹ سکرٹری اپنے ۱۳ ماہ تبلیغ کے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور متلی کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو گذشتہ شب بے خوابی کی شکایت رہی۔ آج دن بھر طبیعت نسبتاً اچھی رہی۔ مگر کمزوری زیادہ ہے۔ بخار بھی ۱۰۰.۵ ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے یہ تشخیص فرمائی ہے۔ کہ سخت سردی میں کام کرنے کی وجہ سے جگر پر اثر پڑا ہے۔ اسی کا اثر ہے۔ کہ معدہ میں سے قے کے ذریعہ اور انتڑیوں سے دستوں کے ہمراہ کثرت سے خون خارج ہوتا ہے۔ حرارت میں کمی ہے۔ لیکن طبیعت میں

روزنامہ الفضل قادیان — یکم ماہ صفر ۱۳۶۱ھ

آریہ سماج کھچڑی پنتھ بن گیا

اس وقت جبکہ آریہ سماج اسلام کے خلاف طوفان بن کر اٹھا۔ اور سیلاب بن کر ہندوستان میں پھیل گیا۔ اس وقت جب کہ آریہ سماجی مسلمانوں کو مقابلہ کے لئے چیلنج پر چیلنج دیتے تھے۔ مگر کوئی ان کو جواب دینے والا نہ تھا۔ اس وقت جبکہ آریہ اپنی تحریروں اور تقریروں میں یہ ادعا کیا کرتے تھے۔ کہ وہ مکہ اور مدینہ میں اوم کا جھنڈا گاڑ دینگے گویا تمام دنیا سے اسلام کا نام و نشان مٹا دیں گے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں اور کئی رنگوں میں اسلام کی صداقت ظاہر کرتے ہوئے ویدک دھرم کے نئے نمائندوں آریہ صاحبان کو شکست فاش دی۔ وہاں خدا تعالیٰ سے علم پا کر یہ بھی اعلان فرمایا۔ کہ اسلام کو مٹا دینے کے خواب دیکھنے والے آریوں کو سُن لینا چاہیئے۔ کہ وہ اسلام کا تو بال بھی بیکا نہیں کر سکیں گے۔ لیکن ان کا آریہ سماج تھوڑے عرصہ میں ہی ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا:-

”جس مذہب میں روحانیت نہیں ... وہ مذہب مُردہ ہے اس سمت ذرہ ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہونگے کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لو گے۔“ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۶)

خدا تعالیٰ نے اپنے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو کچھ بتایا تھا وہ پورا ہو چکا۔ اور روز بروز اس کے ثبوت زیادہ سے زیادہ وضاحت کے ساتھ ملتے رہتے ہیں۔ جن کا کئی بار ہم بھی ذکر کر چکے ہیں آج اسی سلسلہ میں ایک تازہ شہادت پیش کرتے ہیں۔ اور وہ بھی آریہ سماج کے گھر کی:-

آریہ اخبار ”آریہ ویر“ نے سوامی دیانند جی کی یادگار میں جو رشی نمبر (۱۵ فروری ۱۹۴۲ء) شائع کیا ہے۔ اس میں آریہ سماج کے ایک مشہور اور باا ثر مشنری مہتہ جیمنی جی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے مثال کے طور پر چند باتیں پیش کر کے بتایا ہے۔ کہ آریہ کہلانے والے اپنے رشی دیانند جی کی تعلیم کو بالکل پس پشت ڈال کر سراسر اس کے خلاف عمل کر رہے ہیں۔ چنانچہ پہلی مثال انہوں نے یہ پیش کی ہے۔ کہ:-

”سوامی دیانند نے ہمیں گیان دیا۔ کہ وید ہی ستیہ ودیاؤں کا پستک ہیں ان کا پڑھنا پڑھانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ ہم نے سوامی جی کے نام پر دیانند اینگلو ویدک کالج کھولا۔ دیانند کالج کھولے۔ اور ابھی تک کھولتے جا رہے ہیں۔ مگر ان میں وید پڑھانے کا تو کہاں انتظام۔ لائبریری میں بھی وید نہیں رکھے جاتے۔ گوروکل وید پڑھانے کے لئے کھولے۔ مگر اب ان میں بھی پشچمی سکھشا (مغربی تعلیم) پرنالی اور یونیورسٹی کی سکھشا (تعلیم) رائج کی جا رہی ہے۔ گویا ہم مغربی سبھیتا (تہذیب) کی لہر میں بہ کر وید سے بے مکھ ہو رہے ہیں“

اس سے ظاہر ہے۔ کہ آریوں کی نئی پود ویدوں سے قطعاً کوئی عقیدت نہیں رکھتی۔ ان کا پڑھنا پڑھانا کسی رنگ میں بھی مفید خیال نہیں کرتی۔ حتےٰ کہ ان کو لائبریریوں میں رکھنا بھی گوارا نہیں کرتی۔ اس سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ سوامی دیانند جی نے آریہ سماج کی ویدوں پر جو بنیاد رکھی تھی وہ اکھڑ چکی ہے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ویدوں کے متعلق جو یہ ادعا تھا۔ کہ وہ تمام صداقتوں کا مجموعہ ہیں۔ یہ بھی تعلیم یافتہ ہندو نوجوانوں کے نزدیک قطعاً قابلِ توجہ نہیں۔ اور نہ اس میں کوئی حقیقت پائی جاتی ہے۔ ورنہ آج کل جبکہ فرقہ وارانہ تعصبات بے حد بڑھے ہوئے ہیں۔ اگر ہندو نوجوانوں کو سوامی جی کے دعوے کا کچھ بھی ثبوت ویدوں سے ملتا۔ اور وہ ان کے دلوں کو کسی رنگ میں بھی تسلی یا اطمینان دلانے کا موجب ہو سکتے تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ ان پر لٹو نہ ہو جاتے دن رات ان کا پاٹھ نہ کرتے۔ اور علے الاعلان ان کی خوبیاں اور ان کی صداقتیں اسلام کے مقابلہ میں نہ پیش کرتے لیکن حقیقت یہ ہے۔ اور خود آریوں کی بیان کردہ ہے۔ کہ اعلےٰ تعلیم پانے والے آریہ نوجوان ویدوں کے قریب تک نہیں جاتے۔ حتیٰ کہ لائبریریوں میں بھی رکھنا پسند نہیں کرتے۔ ظاہر ہے کہ کسی قوم کی آئندہ ترقی کی بنیاد نوجوانوں پر ہوتی ہے۔ اور جب آریہ سماج کے نوجوانوں کی یہ حالت ہے۔ تو اس کے خاتمہ میں کیسے شک رہ سکتا ہے۔

دوسری مثال مہتہ جیمنی جی نے یہ پیش کی ہے کہ ”مہرشی دیانند نے ہمیں پانچ نیتہ کرم کرنے لازمی قرار دیا۔ اسی لئے پہلی پستک پنچ مہایگیہ ودھی کو رچا۔ اس میں برہم یگیہ۔ دیو یگیہ۔ پتری یگیہ۔ بلی ویشو یگیہ اور اتتھی یگیہ آریوں کے لئے روزانہ فرض بتائے مگر کتنے آریہ بھائی ہیں۔ جو ان فرائض کو سرانجام دیتے ہیں نت پرنظر آتے ہیں... شاید دس ہزار کے پیچھے ایک ہو۔ تو ہو۔ ورنہ مجھے تو آریہ سماجوں میں سوادھیائے کرنے والے اور پرانایام کرنے والے آریہ دکھائی نہیں دیتے۔“

پہلی مثال عقیدہ کے متعلق تھی۔ کہ آریوں کو ویدوں پر کوئی اعتقاد نہیں۔ یہ اعمال کے متعلق ہے۔ کہ سوامی جی نے جن پانچ باتوں کو روزانہ عمل میں لانا فرض قرار دیا ان پر ہزار میں سے ایک اور وہ بھی شاید ہی عمل کرتا ہوگا۔

تیسری مثال اخلاق کے متعلق پیش کی گئی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ ”رشی دیانند نے استریوں کے لئے علیحدہ تعلیم کا ارشاد کیا۔ اور ان کی سکھشا میں گرہ پربندھ (گھر کا انتظام) سنتان کو اتم بنانے (اولاد کی اچھی تربیت کرنے) اور دھارمک سکھشا (مذہبی تعلیم) کا الیکھ کیا۔ مگر ہم لڑکے لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کر کے ان کے آچرن کے ستیاناش کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور اپنے سکولوں اور کالجوں میں لڑکے لڑکیوں کو مشترکہ تعلیم دینے کے لئے سکول جاری کر رہے ہیں۔“

یہ مثالیں پیش کرنے کے بعد لکھا ہے۔

”ہم آریہ سماج کو ہندو مت کی طرح کھچڑی پنتھ بنا رہے ہیں۔ آج ہندو ازم کی تعریف کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ کیونکہ ایشور کو ماننے والا بھی ہندو ہے۔ اور

ایشور کو نہ ماننے والا دیو سماجی اور جینی بھی ہندو ہے۔ وید کو نہ ماننے والے بدھ لوگ اور پوران کو وید کا درجہ دینے والے بھی ہندو ہیں۔ یہی حالت آریہ سماج میں ہو رہی ہے۔ پنڈت وشو بندھ جیسے وید میں اتہاس (تاریخ) ماننے والے بھی آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر دندنا سکتے ہیں۔ گو آریہ سماج ہندو ازم کی طرح اب متضاد او رو وید وردھ (خلاف) خیالات والوں کو بھی آریہ ویدی پر لاکر ان کا سمان کر رہی ہے۔"

گویا اب آریہ سماج بھی بقول آریہ صاحبان "کھچڑی پنتھ" بن گیا ہے۔ کیونکہ اس کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والوں کی حالت کے پیش نظر یہ معلوم کرنا بھی ناممکن ہو رہا ہے۔ کہ آریہ سماج کی تعریف کیا ہے۔ پس جب نوبت یہاں تک پہونچ چکی ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آریہ سماج کے متعلق پیشگوئی کے پورے ہونے میں کیا کسر باقی رہ گئی ہے؟

نہائت المناک حادثہ

قادیان ۱۵ فروری۔ یہ خبر نہائت ہی رنج اور الم کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پوتے اور جناب مولوی عبدالسلام صاحب عمر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی کے صاحبزادے میاں عبدالباسط صاحب لائل پور میں جہاں وہ کالج میں تعلیم پاتے تھے اچانک فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کل جب یہ خبر بذریعہ ٹیلیفون اور تار پہونچی۔ تو مرکزی جماعت میں بے حد صدمہ محسوس کیا گیا۔ جناب چودہری ابوالہاشم خان صاحب ایم۔ اے جو عزیز مرحوم کے نانا ہیں معہ مولوی عبدالاحد صاحب اور مولوی عبدالرحیم صاحب ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب قادیان سے اور مولوی عبدالمنان صاحب عمر ایم۔ اے جنہیں لاہور میں اس المناک حادثہ کی اطلاع ہوئی کل ہی لائل پور روانہ ہو گئے

آج اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ لاش امانتاً دفن کر دی گئی ہے۔ چونکہ ابھی تک کوئی صاحب لائل پور سے واپس نہیں آئے۔ اس لئے مفصل حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

عزیز مرحوم نہائت سعید الفطرت، نیک خو۔ دیندار اور ہوشیار بچہ تھا۔ اس وقت اس کی عمر ۱۷ سال کچھ ماہ کی تھی۔ یہ حادثہ جس قدر المناک ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہم تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور خاندان چودہری ابوالہاشم خان صاحب سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اس صدمہ پر انہیں صبر جمیل عطا کرے۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) سید صمصام علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیرنگ ضلع اڑیسہ ہائیڈروسل کی مرض میں مبتلا ہیں۔ جس کا عنقریب اپریشن ہونے والا ہے (۲) اہلیہ صاحبہ مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری عرصہ تین ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں (۳) فدا محمد خان صاحب بلوچ مہو چھاؤنی میں سیکنڈ لفٹنٹ کی ٹریننگ لے رہے ہیں (۴) مشتاق احمد خان صاحب لکھنؤ متعلم اودر سیر کلاس سالانہ امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت:۔ ۱۴ و ۱۵ فروری ۱۹۴۲ء کی درمیانی رات میرے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار عبداللہ ایس وی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان (۲) میرے ہاں ۱/۲ ۔ ۱ کی رات کو اللہ تعالےٰ نے تیسرا لڑکا عطا کیا۔ احباب درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔ محمد یعقوب خان احمدی رسالدار میجر چھاؤنی میرٹھ

دعائے مغفرت:۔ میاں محمد رمضان صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے ۹ محرم کو فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نہائت نیک اور صالح آدمی تھے۔ ایک عرصہ تک جماعت احمدیہ پنڈی چری کے امام بھی رہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار روشن دین از پنڈی چری

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا پر غیر متزلزل ایمان

"اگر مجھے زندان میں بٹھا دیا جائے تو میں ناخوش نہیں۔ کیونکہ میرے ساتھ وہ ہے جو اپنے وفادار زندانی کو تسلی دیتا ہے۔ اور اگر مجھے اس کے تعلق کی وجہ سے قتل کیا جائے۔ تو میں رنجیدہ نہیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ اس وقت تک جو میری جان نکل جائے۔ وہ اپنے راحت بخش کلام سے مجھے سرور بخشے گا۔ میں اس کو چھوڑ کر کس کو قبول کر سکتا ہوں۔ کس کے پاس وہ تسلی ہے۔ جو اس کے پاس ہے۔ میں اس کے بعد کیا تلاش کروں۔ کہ وہ مجھ سے بڑی محبت سے کلام کرتا ہے۔ اور اپنے خارق عادت نشانوں سے مجھے تسلی بخشتا رہتا ہے۔ جس وقت دنیا سوتی ہے۔ اور ہر ایک غفلت میں ہوتا ہے۔ اس وقت وہ مجھے جگاتا ہے۔ اور میرے ساتھ کلام کرتا ہے۔ اور مجھے آئندہ کی خبریں دیتا ہے۔ اور میری دعائیں سنتا ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ وہی میرا بہشت ہے۔ جس کے تعلق سے مجھے نجات ملی ہے۔ میں ہر ایک کو جانتا ہوں۔ کہ جو اس سے دور ہے وہ گمراہ ہے۔ مگر میں بجز درد دل ظاہر کرنے کے اس کے دل میں اتر نہیں سکتا۔ تا اس کے دل کو صاف کر دوں۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ اس کی خاص تجلی کے بغیر ہر ایک دل اندھا ہے۔ مگر میں ان کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ تا ان کو روح بخشوں۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ اس کی خاص رُوح کے بغیر ہر ایک دل مُردہ ہے۔ مگر میں ان کو خود بخود زندہ نہیں کر سکتا۔ جب تک زندگی کی رُوح آسمان سے نہ اُترے۔ دنیا نابینا ہے۔ باہم لڑ رہی ہے۔ مگر ان میں سے سچا وہی ہے۔ جو اس سے معرفت کا تعلق رکھتا ہے اور ہر ایک معرفت کا دعوےٰ کرتا ہے۔ مگر اس دعوے میں صادق وہی ہے۔ جو کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہوتا ہے۔" (منقول از الفضل ۶ اگست ۱۹۱۳ء)

زکوٰۃ دینے اور نہ دینے والوں میں فرق

پچھلی دفعہ میں نے احباب کی خدمت میں عرض کی تھی۔ کہ جو لوگ باوجود صاحب نصاب ہونے کے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ وہ شیطان کے تصرف میں ہیں۔ جس کی وجہ سے شیطان ان کو بلحاظ آگ کے گڑھے کی طرف لے جا رہا ہے اور وہ مال کہ جس کی زکوٰۃ نہیں دیتے۔ وہ بُرے اور ناجائز کاموں پر صرف کرواتا ہے۔ لیکن برعکس اس کے جو لوگ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ان کو خدا تعالےٰ گناہوں سے مغفرت اور فضل کا وعدہ دیتا ہے۔ اس کے علاوہ فرماتا ہے۔ کہ ما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ھم المضعفون (سورہ روم) یعنی جو زکوٰۃ تم اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دوگے تو اس سے (اپنے مالوں کو کم کرنے والے نہ بنوگے) بلکہ زکوٰۃ دینے سے اپنے مالوں میں اضافہ کرنے والے بنوگے پھر فرماتا ہے۔ ما انفقتم من شیءٍ فھو یخلفہ وھو خیر الرازقین (سورہ سبا) یعنی جو کچھ تم (خدا کی راہ میں) خرچ کروگے، اللہ تعالےٰ اس کی بجائے اور دیگا۔ اور بہتر دیگا۔ وہ سب سے اچھا دینے والا ہے۔

اب خدا تعالےٰ کی طرف سے ان ترقیات کے وعدوں کے ہوتے ہوئے جو زکوٰۃ کی ادائگی پر انسان کو حاصل ہو سکتی ہیں۔ کون باغیرت مومن ہے جو اس کی طرف سے غفلت اختیار کرے۔ ہاں صرف وہی کر سکتے ہیں۔ جو یوم آخرت پر ایمان نہ لاتے ہوں۔ پس احباب کو اس طرف پوری پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ تا کہ آپ خدا تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔ ناظر بیت المال

چندہ میں مویشی اور درخت بھی پیش کئے جا سکتے ہیں۔

زمیندار احمدی جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو زمیندار اصحاب اپنا چندہ نقدی یا غلہ کی صورت میں ادا نہ کر سکیں۔ وہ مویشی، یا درخت وغیرہ بھی پیش کر سکتے ہیں۔ سکرٹری صاحب مال کا فرض ہوگا۔ کہ فروخت کا انتظام کر کے ان کی قیمت مرکز میں بھجوا دیں۔ ناظر بیت المال قادیان

تفسیر کبیر اور مخالفین

آیت وَیَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِّنْہُ میں شاہد سے مراد مسیح موعودؑ ہے

قابلِ غور امور

آیت افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ و من قبلہ کتاب موسیٰ اماما و رحمۃ اولٰئک یومنون بہ کی تین مختلف تفسیریں ہمارے سامنے ہیں۔ ایک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جو حضور نے تفسیر کبیر میں تحریر فرمائی۔ دوسری مولوی ثناء اللہ صاحب کی۔ اور تیسری مولوی محمد علی صاحب کی۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ ان میں سے کونسی تفسیر صحیح ہے۔ مندرجہ ذیل امور پر غور کرنا ضروری ہے:۔

۱۔ افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ میں مَنْ سے کون مراد ہے؟

۲۔ افمن کان کا محذوف جواب کیا ہے

۳۔ یتلوہ شاھد منہ میں شاہد سے کون مراد ہے؟

۴۔ اولٰئک یومنون بہ میں اولٰئک کا مشارٌالیہ کون ہے؟

مَنْ سے کون مراد ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ اس آیت میں مَنْ سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مَنْ سے مراد لوگ ہیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے بھی اپنے انگریزی ترجمۃ القرآن میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرح مَنْ سے مسلمان مراد لئے ہیں۔

یہ معلوم کرنے کے لئے کہ ان دونوں تفسیروں میں سے کونسی تفسیر صحیح اور فحوائے کلام الٰہی کے مطابق ہے۔ ہم اسی سورۃ ھود کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں۔ کہ آیا یہی الفاظ کہیں اور جگہ بھی اس سورۃ میں آئے ہیں اگر آئے ہیں۔ تو آیا ان میں بینہ پر ہونے کے مدعی انبیاء ہیں۔ یا عام مومن۔

زیر بحث آیت سورہ ہود کی سترھویں آیت ہے۔ اس کے بعد اٹھائیسویں آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کا یہ قول ذکر فرمایا ہے۔ قال یا قوم ارایتم ان کنت علیٰ بینۃ من ربی واٰتانی رحمۃ من عندہ۔ یعنی اے میری قوم بتاؤ تو سہی۔ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ میں اپنے رب کی طرف سے بینہ رکھتا ہوں۔ اور اس نے مجھے اپنی جناب سے خاص رحمت عطا کی ہے۔ پھر آیت ۵۳ میں ہود علیہ السلام کی قوم کا یہ قول مذکور ہے یا ھود ما جئتنا ببینۃ کہ اے ہود تو ہمارے پاس کوئی بینہ نہیں لایا۔ پھر آیت ۶۴ میں بالکل حضرت نوح علیہ السلام کے الفاظ میں حضرت صالح علیہ السلام کا یہ قول مذکور ہے۔ یا قوم ارایتم ان کنت علیٰ بینۃ من ربی واٰتانی منہ رحمۃ۔ پھر آیت ۸۸ میں حضرت شعیبؑ کا یہ قول مذکور ہے۔ یا قوم ارایتم ان کنت علیٰ بینۃ من ربی ورزقنی منہ رزقا حسنا۔ یعنی اے میری قوم بتاؤ تو سہی اگر میں اپنے رب کی طرف سے بینہ پر ہوں۔ اور اس نے مجھے رزق حسن بھی عطا فرمایا ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بینہ پر ہونے کا دعویٰ کرنے والے انبیاء تھے۔ اب اگر آیت افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ میں مَن سے مراد عام مومن ہوتے تو اسی سورۃ میں مثالیں بھی عام مومنوں کے بینہ پر ہونے کی پیش کی جاتیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جو مثالیں پیش کی ہیں۔ ان میں انبیاء کے اپنے رب کی طرف سے بینہ پر ہونے کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے لازمی طور پر یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ آیت افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی مراد ہیں۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا ہے۔ نہ کہ عام مومن جیسا کہ مولوی ثناء اللہ اور مولوی محمد علی صاحبان نے لکھا ہے کیونکہ ان کی تفسیر کو خود سورہ ہود کی اگلی آیات رد کر رہی ہیں۔ اور سورہ انعام میں تو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا ہے قل انی علیٰ بینۃ من ربی وکذبتم بہ اے رسول تو کہدے کہ میں اپنے رب کی طرف سے بینہ پر ہوں۔ لیکن یہاں چونکہ خود خدا تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کو ان کے اعتراض کا جواب دے رہا ہے۔ اس لئے اسلوب بدل دیا گیا۔ جو ایسے مقام پر زیادہ موثر ہوتا ہے اس وضاحت کے بعد کسی شخص کو اس امر میں شبہ نہیں ہو سکتا۔ کہ صحیح تفسیر افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ کی وہی ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمائی ہے:۔

محذوف جواب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے افمن کان کا جواب کمن ھو کاذب محذوف مانا ہے یعنی کیا اُوپر کی صفات والا شخص ایک جھوٹے اور مفتری مدعی کی طرح ہو سکتا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اس کی خبر اولٰئک یومنون بہ بتاتے ہیں۔ اور ترجمہ یوں کرتے ہیں" جو لوگ خدا کی ہدایت یعنی قرآن پر قائم ہیں۔ ... یہی لوگ کتاب اللہ پر پختہ ایمان رکھتے ہیں" اور مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ کیا وہ اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے۔ جو دُنیا چاہتا ہے اور حق کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ یہ محذوف خبر تفسیروں میں مذکور ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو افمن کان کا جواب یا خبر بیان کی ہے۔ ان کے اپنے ترجمہ کی رُو سے تو وہ شاید کھینچ تان کر بن بھی جائے لیکن عربی ترکیب اُسے بمشکل ہی برداشت کرتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنی عربی تفسیر میں کمن ھو طالب للدنیا مولوی محمد علی صاحب کی طرح محذوف مانا ہے:۔

اب یہ دیکھنا ہے۔ کہ سورہ ہود کے مضمون اور اس آیت کے سیاق وسباق کے مطابق دونوں محذوف خبروں میں سے کونسی زیادہ موزوں اور اقرب الی العقل ہے۔ آیت ۱۴ میں اللہ تعالیٰ نے کفار کا یہ قول ذکر فرمایا ہے ام یقولون افتراہ۔ یعنی کیا وہ کہتے ہیں۔ کہ اس نے یہ کلام بطور افترا خدا کی طرف منسوب کر دیا ہے پھر انہیں دس سورتیں لانے کا چیلنج دیا ہے۔ اور ان کے عجز کو اس کے کلام اللہ ہونے کی دلیل بیان کیا ہے۔ پھر آیت ۱۵ میں فرمایا ہے اگر باوجود اس کے کوئی دُنیا کا طالب ہے۔ تو وہ اپنی دُنیاوی کوششوں کے مطابق اس دُنیا میں بدلہ پائے گا۔ لیکن آخرت میں اس کے لئے آگ کے سوا کچھ نہیں ہوگا

پھر آیت زیر بحث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بینہ پر ہونے۔ اور آپ اور قرآن مجید کی برکاتِ روحانیہ اور گزشتہ پیشگوئیوں کو آپ کی صداقت کے لئے بطور ثبوت کے پیش کیا ہے:۔

پھر آیت ۱۸ میں ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا میں مفتری علی اللہ کو سب سے زیادہ ظالم قرار دے کر ظالموں پر لعنت کا ذکر فرمایا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اصلی بحث یہاں مفتری علی اللہ۔ اور صادق من اللہ کی ہے اور دونوں میں امتیاز اور فرق بتانا مدنظر ہے اس لئے آیت کے سیاق وسباق کو مدنظر رکھتے ہُوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو محذوف کمن ھو کاذب او مفتر نکالا ہے۔ اس سے زیادہ اور کوئی موزوں محذوف جواب نہیں ہو سکتا۔ دُوسرا محذوف جواب آپ نے کمن لیس علیٰ بینۃ کا ذکر فرمایا ہے۔ جو بالکل ظاہر ہے۔ اور اس کی مثالیں قرآن مجید میں بکثرت موجود ہیں۔:۔

یتلوہ شاھد منہ

مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں۔ کہ شاھد سے مراد قلب سلیم ہے۔ یعنی ان کا قلب سلیم بھی اس کی تائید کرتا ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ شاہد سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یعنی خدا کی طرف سے اس کو یعنی قرآن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کی صداقت کا ایک گواہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اگر اس کی پیروی کرے گا یعنی جب اتنا عرصہ گزر جائے گا۔ کہ پہلے دلائل قصوں کے رنگ میں رہ جائیں گے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نیا گواہ آ جائے گا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں:۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے عربی زبان سے آزاد ہو کر ایک مفہوم پیش کیا ہے۔ جو قابلِ التفات نہیں۔ اور مولوی نور الحق صاحب اس کے متعلق " الفضل " میں تفصیل سے لکھ چکے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب نے شاھد سے جو مراد لی ہے۔ وہ اسی صورت میں لی جا سکتی تھی۔ کہ افمن میں مَنْ سے مراد عام لوگ ہوتے لیکن مَنْ سے مراد جیسا کہ اوپر ثابت کیا جا چکا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اس لئے لازمًا شاھد سے مُراد کوئی اور شخص ہے۔ اور اس تفصیل کو مدنظر رکھتے ہُوئے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر کبیر میں تحریر فرمائی ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں۔ گویا لفظ یتلوہ میں ایک نہایت عظیم الشان پیشگوئی کی گئی ہے۔

کہ جب آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن مجید کی صداقت کا دنیا میں عام طور پر انکار کیا جائے گا۔ تو خدا تعالےٰ اس کی صداقت کو از سر نو قائم کرنے کے لئے ایک شاہد مبعوث فرمائے گا۔ اور وہ شاہد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آئے گا۔ اور آپ کی اور قرآن مجید کی پیروی کر کے وہ اس عالیشان مقام پر سرفراز ہوگا۔ کیونکہ لفظ یتلوہ جیسے لفظ پیروی پر دلالت کرتا ہے۔ ویسے ہی بعدیت پر بھی۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خدا کی طرف سے ایک شاہد آئے گا۔ جو اسی سے استفاضہ کمالات روحانیہ کرے گا۔ اور علی وجہ البصیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور قرآن مجید کے کمالات کو دنیا پر ظاہر کرے گا۔ چنانچہ مفردات راغب میں والقمر اذا تلاھا کی تشریح میں لکھا ہے۔ اراد بہ ھھنا الاتباع علی سبیل الاقتداء والمرتبۃ وذالک یقال ان القمر یقتبس النور من الشمس وھو لھا بمنزلۃ الخلیفہ یعنی آیت والقمر اذا تلاھا میں پیروی کرنے سے یہ مراد ہے۔ کہ چاند سورج کی اتباع دونوں رنگ میں کرتا ہے۔ یعنی اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس کی روشنی کو بھی اپنے اندر لیتا ہے۔ اور اس کے مرتبہ کو بھی (جیسے کہ بدر کے وقت اس کی حالت ہوتی ہے) اور یہ اس وجہ سے ہے کہ چاند سورج سے نور حاصل کرتا ہے۔ اور وہ اس کے لئے بمنزلہ خلیفہ کے ہے۔ اسی طرح یتلوہ شاھد منہ میں یتلوہ سے یہ مراد ہے کہ وہ شاہد اس کی کامل طور پر پیروی کر کے اس کے تمام انوار روحانیہ اور کمالات و برکات میں اس کا بروز ہو کر اس کا خلیفہ کہلائے گا۔ اور وہ اس کے لئے بمنزلہ بدر کے ہوگا۔ اور براہین احمدیہ جیسی کتاب کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی صداقت کو دنیا پر ظاہر کریگا۔ اور علی الاعلان کہے گا۔

مے درخشم چوں قمر تابم چو قرص آفتاب
کور چشم آنانکہ در انکارہا افتادہ اند

شاھد نام رکھنے میں حکمت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام شاہد رکھنے میں یہ حکمت تھی۔ کہ وہ زمانہ ایسا ہوگا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی تکذیب ویسے ہی کی جائے گی۔ جیسے کہ اوائل اسلام میں کی گئی۔ گویا بدأ الاسلام غریباً و سیعود کما بدأ کی حالت ہوگی۔ تب جو شخص خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث کیا جائے گا۔ اس کی بعثت کی غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی عظمت و شان کو قائم کرنا ہوگی۔ کوئی نیا دین لانا نہیں ہوگی۔ اور وہ شہادت سے ہی ہو سکتی تھی۔ اور شاہد کی شہادت بھی اس وقت زیادہ وزندار ہو سکتی ہے۔ جبکہ وہ شاہد مخالفین کے نزدیک مسلم ہو۔ اور اس امر کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنی کمال حکمت سے تمام ان بڑے بڑے مذاہب کے انبیاء کے ذریعہ جنہوں نے اسلام پر حملہ کرنا تھا۔ اس آخری زمانہ کے شاہد کے متعلق پیشگوئی کرا دی۔ تا جب وہ شاہد ان مختلف انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہو تو وہ اس کی شہادت کو قبول کریں۔

شاھد نبی ہوگا

مولوی ثناء اللہ صاحب نے تو بوجہ دشمنی مخالفت کرنی ہی تھی۔ کیونکہ وہ کبھی یہ گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کوئی پیشگوئی قرآن مجید سے ثابت ہو۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب نے بھی اس پیشگوئی کا انکار کیا۔ اس کی وجہ میرے نزدیک یہ ہے کہ اگر وہ لفظ شاہد کو مسیح موعود کے حق میں بطور پیشگوئی مانتے۔ تو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی بھی ماننا پڑتا۔ کیونکہ وہ بیان القرآن صفحہ ۴۹۳ میں لکھتے ہیں۔ "شاہد اور شہید اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کے نبی ہی ہوتے ہیں۔" لہذا انہوں نے یہاں شاہد سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لئے اور منؔ سے عام مومن۔ لیکن اوپر ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ من سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شاہد سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ اور وہ خدا کے شاہد ہونے کی وجہ سے نبی ہیں۔

اولئک یومنون بہ

مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب اولئک کا مشار الیہ من کو بتلاتے ہیں۔ یعنی عام مومن جو قرآن پر قائم ہیں۔ وہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو اپنے رب کی طرف سے قرآن پر قائم ہوگا۔ وہ اس پر ایمان ضرور رکھتا ہوگا۔ لیکن اوپر ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ من سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اس کا مشار الیہ ان لوگوں کو قرار دیا ہے۔ جن کے لئے کتاب موسیٰ امام و رحمت تھی۔ یعنی وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ اور یہ سیاق آیت کے بالکل مطابق ہے۔ یعنی حضرت موسےٰ کی کتاب کی تنبیہات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک ممتد رہی۔ اور وہ لوگوں کے ایمان لانے کا موجب ہوئی۔ چنانچہ دوسری ایک آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وان من اھل الکتاب لمن یؤمن باللہ وما انزل الیکم وما انزل الیھم یعنی اہل کتاب میں سے ایسے بھی ہیں۔ جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس پر بھی جو تمہاری طرف اتارا گیا۔ اور جو ان کی طرف اتارا گیا۔ اور بعض تو قرآن کو سنکر یہ کہتے ہیں انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسیٰ مصدقا لما بین یدیہ یھدی الی الحق وطریق مستقیم یاقومنا اجیبوا داعی اللہ و اٰمنوا بہ یعنی ہم نے ایک نہایت عظیم الشان کتاب سنی ہے۔ جو موسےٰ کے بعد اتاری گئی۔ اور وہ ان پیشگوئیوں کے مطابق نازل ہوئی ہے۔ جو تورات وغیرہ میں کی گئی تھیں اور وہ حق اور طریق مستقیم کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ پھر یہی نہیں کہ وہ خود ایمان لاتے ہیں۔ بلکہ اپنی قوم کو بھی ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں۔ پس ایسے لوگ اولئک کے مشار الیہ ہیں۔ جن کا ذکر تقدیری طور پر جملہ ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماما و رحمۃ میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ تفسیر تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس میں بھی اولئک کے ماتحت لکھا ہے ای من اٰمن بکتاب موسیٰ یعنی جو موسےٰ کی کتاب پر ایمان لائے۔ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ پس جو تفسیر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اس کی بیان فرمائی ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہے۔

اولئک کا دوسرا مشار الیہ

اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب اس بات پر اصرار کریں۔ کہ اولئک کا مشار الیہ آیت میں ظاہری الفاظ میں مذکور ہونا چاہیئے۔ اور وہ من ہے تو یہ درست نہیں ہوگا۔ کیونکہ من سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو اولئک کا مشار الیہ نہیں بن سکتے۔ البتہ اگر اولئک کا مشار الیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور شاہد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جن پر الفاظ کتاب موسیٰ اماما و رحمۃ والی ہیں لئے جائیں تو یہ بھی میرے نزدیک درست ہو سکتا ہے۔ اور تینوں کے ایمان لانے کا ذکر بھی قرآن مجید میں پایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ایمان لاتے ہیں۔ جو انکے رب کی طرف سے اتارا گیا۔ اور حضرت موسےٰ کے ایمان کے متعلق دیکھو تفسیر صفحہ ۴۹۶ میں آیت رب ارنی انظر الیک کی تفسیر جس کے آخر میں حضرت موسےٰ نے فرمایا وانا اول المومنین۔ پس وہ اس تجلی کا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہونے والی تھی تھوڑا سا مشاہدہ کر کے اور اس کتاب کامل کا علم حاصل کر کے جو آپ کو ملنی تھی اسی وقت ایمان لے آئے چنانچہ دوسرے مقام پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قل ارأیتم ان کان من عند اللہ وکفرتم بہ وشھد شاھد من بنی اسرائیل علی مثلہ فاٰمن واستکبرتم یعنی اے کافرو بتاؤ تو سہی اگر یہ خدا کی طرف سے ہوا۔ اور تم نے اس کا انکار کر دیا۔ اور بنی اسرائیل کا ایک شاہد اپنے مثیل کے متعلق پہلے سے شہادت بھی دے چکا ہے۔ یعنی موسےٰ جس نے خدا تعالےٰ سے علم پا کر کہا کہ خدا میری مانند ایک نبی مبعوث کرے گا۔ اور وہ شاہد یعنی موسےٰ تو اس پر ایمان لے آیا۔ اور تم اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہو۔ اور خیال کرتے ہو کہ تمہیں ایمان لانے کی کیا ضرورت۔ چنانچہ اس آیت کے بعد ایک آیت چھوڑ کر پھر ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماما و رحمۃ کے الفاظ ہی مذکور ہیں۔ اور آنے والے شاہد یعنی مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان لانے کا ذکر لفظ یتلوہ میں موجود ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے دیکھو یہ تین عظیم الشان ہستیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ اور آنے والا شاہد مسیح موعود تو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں ان کے مقام کو دیکھو۔ اور ان کے ذریعہ جو روحانی انقلاب دنیا میں پیدا ہوا۔ اور آئندہ جو پیدا ہوگا۔ اس پر نظر ڈالو۔ اور پھر دیکھو کہ تم اس کے انکار پر اصرار کرنے میں حق پر ہو سکتے ہو۔ یقیناً جو مخالف جماعتیں خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتی ہوں۔ اس کا انکار کریں گی۔ تو ان کے لئے وعدہ کی جگہ دوزخ کی آگ ہے۔

پس اس آیت میں درحقیقت تین شاہد نبیوں کا ذکر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنے زمانہ میں اپنی اور قرآن مجید کی صداقت کے شاہد تھے۔ جیسا کہ آپ کو آیت یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھدا میں شاہد بتایا گیا ہے۔ دوسرے نبی موسےٰ کی شہادت کتابی صورت میں جو بمطابق آیت وشھد شاھد من بنی اسرائیل علی مثلہ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے شاہد تھے۔ تیسرے شاہد تابع نبی مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ جس پر الفاظ یتلوہ شاھد منہ دلالت کرتے ہیں۔ پس شاھد منہ سے مراد جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے تحریر فرمایا ہے یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ اور افمن

تفریق بین المؤمنین اور کلام اللہ کا فتویٰ

"جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے تین وجوہ تفریق و تشتت کی قرار دے رکھی ہیں۔ اوّل غیر احمدیوں کا جنازہ و نکاح۔ دوئم تکفیر۔ سوئم مسئلہ نبوت۔ عجیب بات ہے کہ غیر احمدی بھی عموماً یہی تین عذر پیش کرتے ہیں جب کبھی ان سے احمدیت کے متعلق بات چیت ہوئی ہے۔ انہوں نے یہی کہا ہے۔ کہ احمدیوں میں بہت سی باتیں اچھی ہیں۔ وہ بڑے نیک اور سلیم الطبع ہوتے ہیں۔ وہ دین کے واسطے بہت قربانیاں کرتے ہیں۔ اور اشاعت اسلام کے لئے اپنی جان و مال سے دریغ نہیں کرتے۔ ان کی تنظیم نہایت اچھی ہے۔ وہ ایک دوسرے کے ہمدرد ہیں۔ مگر ان میں یہ بات قابل افسوس ہے۔ کہ وہ غیر احمدیوں کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ اور نہ ان سے شادیاں کرتے ہیں۔ ان کو کافر سمجھتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی سمجھتے ہیں۔

میں اس مختصر نوٹ میں ان باتوں پر بحث نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ یہ امور ایک طویل تنقید کے متقاضی ہیں۔ علاوہ ازیں ان کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ یہاں میں صرف اس بات کی طرف ناظرین کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ کیا یہ بات عجیب نہیں۔ کہ یہی امور جن کی وجہ سے غیر احمدی احمدیوں کو بیجا طور پر مطعون کرتے ہیں وہی ہیں جو مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک جماعت احمدیہ سے تفریق و نفاق کی وجہ ہیں۔ کیا یہ اتفاقی بات ہے۔ کہ غیر احمدی مسلمانوں اور مولوی محمد علی صاحب کے خیالات اس طرح ٹکرا گئے ہیں۔ واللہ اعلم۔ مگر بادی النظر میں آدمی یہ قیاس کرنے میں حق بجانب ہے۔ کہ مولوی صاحب نے یہ اعتراضات عمداً اختیار کئے ہیں حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ آپ جدا ہونا چاہتے تھے۔ آپ جدا تو ہو گئے۔ اب الگ ہونے کے لئے کچھ وجہ بھی ہونا چاہئیں۔ اور سہارا بھی۔ لاہور پہنچ کر یہ خیال ہونا لازمی تھا کہ دنیا کو اس جدائی کے اسباب کیا بتائے جائیں۔ یہ باتیں پہلے ہی سوچ لی گئی ہوں یا بعد میں۔ کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ لیکن یہ بات صاف ہے کہ یہ بت محض اس لئے تراشے گئے۔ کہ تفریق کی وجوہ قائم کی جائیں۔ اور غیر احمدیوں کی ہمدردی حاصل کر کے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا مقابلہ کیا جائے۔ چنانچہ آجتک حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف نہایت شد و مد کے ساتھ زہر اگلا جا رہا ہے حضور کے حرف حرف پر نکتہ چینی کی جاتی ہے اور غیر احمدیوں کو قادیان کے خلاف ابھارنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا عجیب عجیب قسم کے اشتہارات اور ٹریکٹ جاری کئے۔ اور عوام کے ہاتھوں میں دیئے جاتے ہیں۔ یہ سوچا ہی نہیں جاتا کہ خاکم بدہن در اصل یہ تمام معاندانہ حملے ایک واحد شخصیت پر نہیں۔ بلکہ تمام جہان احمدیت پر کئے جا رہے ہیں۔ جو حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔ ان کو کانٹ چھانٹ کے کچھ سے کچھ بنا دیا جاتا ہے۔ آخر یہ سب کچھ کس لئے کیا جاتا ہے۔ محض تفریق کو قائم رکھنے کے لئے۔ لیکن مولوی صاحب نے اس بات کو نظر انداز کر دیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جو کام کرنا ہوتا ہے۔ وہ ضرور ہو کر رہتا ہے۔ ان کی تمام جارحانہ کوششوں کا آجتک کیا نتیجہ نکلا۔ کیا ان کی آنکھیں نہیں دیکھتیں۔ کیا ان کے کان نہیں سنتے۔ گو مولوی صاحب کا خیال تو کچھ اور ہی تھا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ تفریق بھی خدا کا ہی کام تھا۔ اس سے خدا یہ دکھانا چاہتا تھا۔ کہ بڑے بڑے علم کے دعوؤں والوں پر میرے دین کی بنیاد قائم نہیں ہوئی۔ بلکہ اس کا محافظ میں ہی ہوں۔ یہی اعجاز ہے۔

سورہ توبہ میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَى وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۔ مولوی صاحب اور ان کے ہمراہیوں کو ان آیات پر غور کرنا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا قادیان دارالامان خدا کی مسجد نہیں۔ کیا اس مسجد کو چھوڑ کر انہوں نے الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد ضرار لاہور میں نہیں بنائی۔ اور کیا انہوں نے مومنوں میں تفریق پیدا نہیں کی۔ اور غیر احمدیوں کے اعتراضات کو وجوہ تفریق قرار نہیں دیا۔ اور کیا انہوں نے غیر احمدی مسلمانوں کے لئے جو پہلے ہی خدا اور خدا کے مسیح سے برسر پیکار ہیں ارصاد نہیں کیا۔ ان کے ساتھ مل کر نہیں رہے۔ اور ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملائی۔ اور پھر کیا آپ قسمیں نہیں کھاتے کہ آپ کا ارادہ نیک ہے۔ آگے چلئے اور اللہ تعالےٰ کا فیصلہ سنئے لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ اب بتائیے ہم خدا کے اس صریح حکم کی خلاف ورزی کس طرح کر سکتے ہیں۔ وہ تو کہتا ہے کہ کبھی بھی اس مسجد ضرار میں قدم نہ رکھنا۔ کیونکہ حق یہی ہے کہ جو مسجد پہلے ہی روز سے (یعنی مسجد قادیان) تقوےٰ کے اصول پر بنائی گئی ہے۔ اسی میں کھڑے رہو۔ اور لیجئے اہلِ قادیان کے متعلق خدائے کریم کا فتویٰ بھی سن لیجئے۔ فرماتا ہے۔ کہ اسی پہلی بنا شدہ مسجد (یعنی قادیان) میں وہ لوگ ہیں۔ جو اس بات کو دل سے چاہتے ہیں کہ وہ پاک ہوں۔ کیونکہ اللہ مطہرین کو چاہتا ہے۔ ہم خدا کی بات مانیں یا آپ کا طعن سنیں۔ جو آپ نے مخلصین قادیان پر کیا ہے۔

پھر اللہ تعالےٰ نے اس کی جو وجہ بیان کی ہے۔ اس پر بھی غور فرمائیں۔ أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَى تَقْوَى مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ۔ فرماتا ہے یاد رکھئے جو عمارت اللہ کے تقویٰ پر بنائی جاتی ہے۔ وہی اچھی ہوتی ہے۔ اور جو جرف ہار کے کنارے پر بنائی جاتی ہے۔ وہ جہنم میں ہی گرا کر رہتی ہے۔ اب ذرا اپنے اس فعل کے نتائج بھی سن لیجئے۔ اور دیکھئے کیا حرف حرف آپ پر چسپاں نہیں ہوتی لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ کیا یہ مسجد ضرار جو آپ نے بنائی۔ اس نے کبھی آپ کو اطمینان سے بیٹھنے دیا۔ کیا آپ کو غیر احمدیوں نے اب تک کوئی سہارا دیا۔ کیا آپ کے دل میں شکوک نہیں ہیں۔ باوجود اس کے کہ آپ نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ کہ غیر احمدیوں کی تسخیر قلوب کریں۔ آپ کو کوئی نمایاں کامیابی آجتک نصیب ہوئی؟ کیا آپ کوئی قابل اعتنا ریکارڈ پیش کر سکتے ہیں جس سے یہ بات ثابت ہو۔ کہ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا کی پیشگوئی آپ کے حق میں پوری ہو رہی ہے۔ اس کے مقابلہ میں کیا آپ میں جدا جدا خیالات کے لوگ نہیں۔ کہ جو ڈیڑھ اینٹ کے بھی حصے بخرے کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ دور کیوں جائیں۔ کیا اپنی اولادوں ہی کی طرف سے آپ کے دل پارہ پارہ نہیں ہو رہے۔ کیا آپ اپنی بے رونقی سے اُکتا کر سرزمین مسیح موعود علیہ السلام قادیان کی طرف حسرت کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ آخر یہ سب کچھ کیوں ہوا ہے۔ اس لئے کہ خدا کی بات پوری ہو۔ خدا کی آیات ظاہر ہوں۔ کلام پاک کا اعجاز ثابت ہو۔

اس سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خاکسار۔ روشن دین تنویر
بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سیالکوٹ

تفسیر کبیر جلد اوّل

جو دوست تفسیر کبیر جلد اوّل (از سورہ فاتحہ) خریدنا چاہتے ہیں۔ وہ براہ مہربانی اطلاع دیتے وقت اپنا مکمل پتہ تحریر فرمایا کریں۔ اور یہ امر تصریح کے ساتھ تحریر فرمایا کریں۔ کہ تفسیر کبیر جلد سوم خریدی ہوئی ہے یا نہیں۔ نیز احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے۔ کہ جن دوستوں کی طرف سے اطلاع برائے خریداری تفسیر کبیر جلد اول بذریعہ دفتر تحریک جدید وصول ہوئی ہے۔ ان سب کے نام درج رجسٹر کر لئے ہیں۔ مطمئن رہیں۔ اور رسید روانگی کی تحریری تصدیق کے منتظر نہ رہیں ⁂

انچارج تحریک جدید قادیان

سپاہیوں کے بچوں کو تعلیمی رعائتیں

حکومت ہند نے اس جنگ میں حصہ لینے والے سپاہیوں کے بچوں کے لئے تعلیمی رعائتیں عطا کرنے کی ایک سکیم تیار کی ہے۔ جو تمام صوبائی حکومتوں، چیف کمشنروں اور دیسی ریاستوں کے علم میں لائی گئی ہے۔ اس سکیم کے لئے سپاہی کی اصطلاح کا اطلاق ہر اس شخص پر ہوگا۔ جو انڈین آرمی ایکٹ (ہندوستانی فوجی قانون) کے ماتحت بھرتی ہؤا ہو۔ اور جسکی شرائط ملازمت میں یہ شرط بھی ہو۔ کہ وہ سمندر پار کے کسی جنگی علاقہ میں بھیجا جا سکتا ہے۔ یہ سکیم صوبائی حکومتوں۔ مقامی نظم و نسق اور ریاستوں کی رہنمائی کے لئے جاری کی گئی ہے۔ اور تفصیلات کے متعلق ان کو آزاد رکھا گیا ہے۔

یہ رعایت سولہ برس سے کم عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کیلئے ہے۔ جو ابتدائی تعلیم مفت حاصل کر سکتے ہیں۔ مزید برآں اتفاقی اخراجات مثلاً کتابوں وغیرہ کے لئے ان کو سالانہ ایک مختصر الاؤنس دیا جائیگا۔ ان کو مڈل سکول میں بھی وظیفہ دیا جائیگا۔ جس کی مقدار اتنی ہی ہوگی جتنی کہ عام طور پر صوبوں میں ہوتی ہے۔ جس میں (اگر اب تک ایسا نہیں ہے تو اب) فیس کی رقم بھی شامل ہے۔ اس وظیفہ سے عام وظیفہ کے امتحان میں بیٹھنے پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔ وہ ہائی سکولوں اور کالجوں کے ایسے وظائف کے مقابلہ کے لئے بھی امتحان دے سکیں گے۔ جن کو لوکل گورنمنٹ ان کے فائدہ کے لئے مخصوص کر دے گی۔

جب کوئی لڑکا ہوسٹل میں مقیم ہو۔ اور معمولی وظیفہ اتنا نہ ہو کہ ہوسٹل کے مصارف پورے ہو سکیں۔ تو ان مصارف کو پورا کرنے کے لئے وظیفہ کی مقدار بڑھا دی جائے گی۔ مگر اسکول کا انسپکٹر اگر یہ اطلاع دے کہ طالب علم مذکور مناسب طور سے تعلیمی ترقی نہیں کر رہا ہے۔ یا اس کے اخلاق و اطوار نامناسب ہیں۔ تو اضافہ کی ہوئی رقم بند کر دی جائیگی۔ کوئی وظیفہ ایسے طالب علم کو نہ دیا جائیگا۔ جو اس کلاس یا اسکول میں داخلہ کا امتحان نہ پاس کر چکا ہو جس کیلئے وہ وظیفہ دیا جاتا ہے۔

رعائتیں یا وظائف ان بچوں کیلئے نہ ہونگے۔ جو دس سال کی عمر تک کسی مدرسہ میں شریک نہیں ہوئے۔ اگر اس آخری شرط پر عمل کرنے سے طلبہ کے ساتھ زیادتی ہوتی ہو۔ تو اس پر سختی سے عمل نہ کیا جائیگا۔ اور اگر طالب علم کے گھر پر ابتدائی تعلیم کا معقول انتظام کیا گیا ہو۔ تو اس شرط کو اڑایا جا سکتا ہے۔

اس اسکیم کے تحت حکومت طلباء کے سرپرستوں کی اس رائے میں دخل نہ دیگی۔ کہ وہ کس اسکول میں بھیجے جائیں۔ اور لوکل گورنمنٹ ان سکولوں اور اداروں کے جنہیں لڑکے بھیجے جائیں۔ اگر وہ سرکاری ادارے یا سکول نہیں ہیں۔ ذمہ دار افسروں کے نقصانات کی تلافی کرنے کے انتظامات کرے گی۔ ہر فوجی دستے کا آفیسر کمانڈنگ اپنے دستے کے کسی آدمی کے لڑکوں کی تعلیم کی بابت متعلقہ کلکٹر کو معلومات حاصل کرنے کے لئے مخاطب کر سکتا ہے (یا متوجہ کر سکتا ہے) اور کلکٹر ایسی دریافتوں کے جواب میں جو معلومات ممکن ہونگی ان سے آفیسر کمانڈنگ کو مطلع کریگا۔

یہ تعلیمی رعائتیں اسی طریقہ کی ہیں۔ جیسی کہ گذشتہ جنگ میں دی گئی تھیں۔ مگر خیال ہے کہ موجودہ سکیم کا حلقہ وسیع تر ہوگا۔ ایسے سپاہیوں کے معاملہ میں (انکو چھوڑ کر جو جنگی خدمات انجام دیتے ہوئے مارے گئے یا معذور ہو گئے ہوں) یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ یہ رعائتیں فوج کو سبکدوش کر دینے کے بعد بھی صرف اس وقت تک جاری رہیں گی۔ جب تک کہ مناسب نصاب یعنی ابتدائی مڈل یا ہائی سکول کا تعلیمی زمانہ (لڑکا جس نصاب میں بھی ہو) ختم نہ ہو جائے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی بتا دیا گیا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے جنگی خدمت پر سمندر پار جانے والے ہندوستانی سپاہیوں کے ان بچوں کے لئے آٹھویں درجہ تک پڑھائی کی فیس معاف کر دی ہے۔ جو اس صوبہ کے کسی ریکگنائزڈ سکول میں تعلیم پاتے ہوں۔ حکومت پنجاب نے ایک نئی اسکیم بھی منظور کی ہے جس کی رو سے سپاہیوں کے لڑکوں کو ۱۲۵۰۰ روپیہ کے وظائف دیئے جائیں گے۔ یہاں سپاہیوں کی اصطلاح میں وہ سب لوگ شامل ہیں جو اس جنگ میں جنگی خدمت پر ہیں یا گزشتہ جنگ میں لڑائی میں عملی حصہ لے چکے ہیں۔ اور جو اسوقت فوج میں ہیں یا پنشن لے چکے ہیں۔ چونکہ جنگ شروع ہوئے کافی عرصہ ہو چکا ہے۔ اس لئے حکومت ہند نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ صوبائی حکومتیں اور چیف کمشنر اس سکیم کو جلد از جلد جاری کرنے کے لئے مقامی ضروریات اور مالی ذرائع کے

وصیاتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۵۰:۔ میں فاطمہ بی بی زوجہ چودہری اسد اللہ خاں قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ٹرنر روڈ لاہور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴؍ جنوری ۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے (۲) زیور مالیتی ۱۴۰۰ روپے جو میرے خاوند نے بطور قرضہ حسنہ مجھ سے لیا ہؤا ہے۔ (۳) اس وقت میری اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ (۴) جائیداد مندرجہ ضمن ۱ و ۲ میزان مبلغ ۱۹۰۰ روپے کے ½ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرا دوں۔ تو یہ رقم میری رقم واجب الادا سے منہا کی جاوے گی۔ (۵) نیز میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی اور جائیداد بھی ثابت ہو تو اس کے ½ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ فاطمہ بی بی گواہ شد:۔ اسد اللہ خاں بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لاء خاوند موصیہ ٹرنر روڈ لاہور۔ گواہ شد:۔ محمد شمس الدین قریشی آف قادیان بمعرفت چودہری اسد اللہ خاں صاحب

نمبر ۶۰۶۸:۔ میں شہزادی تسنیم بیوہ چودہری محمد مالک خاں تسنیم بی۔ اے مرحوم۔ قوم ککے زئی پیشہ طالبعلمی عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۲۷؍ دسمبر ۳۸ء ساکن کوچہ ککے زئیاں نزد مسجد ابراہیم لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے خاوند مرحوم غفر اللہ لہ وجعل اللہ الجنۃ مثواہ شادی کے ایک سال بعد بحالت طالب علمی جولائی ۳۹ء میں فوت ہو گئے۔ میں نے ان سے اپنا مہر وصول نہیں کیا۔ ان کی وفات کے بعد میں نے اپنا سارا زیور مبلغ تین ہزار روپے میں بیچ دیا۔ اور یہ تین ہزار روپیہ میں نے قرض پر دیا ہؤا ہے، اس رقم کی وصولی پر میں انشاء اللہ تعالےٰ میں اپنی زندگی میں ہی جلد از جلد اس کا دسواں حصہ مبلغ تین صد روپے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرا دونگی۔ اس کے علاوہ اسوقت میری اور کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے میرے سسرال سے مبلغ ۲۵ روپے ماہوار خرچ ملتا ہے۔ اسکا دسواں حصہ بھی میں انشاء اللہ تعالےٰ باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی رہوں گی اس کے علاوہ اگر مجھے کوئی آمدنی ہوئی یا میرے مرنے کے بعد میری کوئی ذاتی جائیداد یا ترکہ ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی میں بحق صدر انجمن قادیان وصیت کرتی ہوں۔ میں حتی الامکان اپنی آمدنی کے علاوہ اپنی ہر مملوک کا دسواں حصہ اپنی زندگی میں ہی انشاء اللہ تعالےٰ ادا کرتی رہوں گی۔ تاکہ بعد میں کسی قسم کا تنازعہ نہ ہو۔ الامۃ:۔ موصیہ شہزادی تسنیم کوچہ ککے زئیاں نزد مسجد ابراہیم لاہور۔ گواہ شد:۔ ایم مبارک احمد خان امین آبادی۔ گواہ شد:۔ صلاح الدین ایم۔ اے۔ سی نیروز پور شہر۔

نمبر ۶۰۵۳:۔ میں میاں علی محمد ولد میاں فتح الدین صاحب مرحوم قوم جٹ ڈریچ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۰۷ء ساکن ریاست بہاولپور چک نمبر ۹ نہر فورڈ واہ ڈاکخانہ بخشن خاں ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳؍ ماہ فتح ۱۳۲۰ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) اراضی تقریباً ۵ کنال (۲) اراضی مرتہنی تیمتی ۲۶/۱۱ (۳) مکان سکونتی جس کے میں ⅓ حصہ کا مالک ہوں۔ میری اسوقت جائیداد ۱۵۰۰ روپے کی ہے۔ اس کے 1/9 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میری آمدنی پیدائش اراضی غیر معین ہے اپنی کل آمدنی سے اپنے لڑکے کا حصہ نکال کر باقی آمدنی کا 1/9 حصہ تاحیات صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ادا کرتا رہونگا۔ اور میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی 1/9 حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان مالک ہوگی۔ العبد:۔ میاں علی محمد ولد میاں فتح الدین مرحوم گواہ شد:۔ میاں علی محمد بقلم خود۔ گواہ شد:۔ میاں نواب دین ولد نکھے خاں قوم جٹ ڈریچ ساکن پانگلہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

نمبر ۶۰۶۴:۔ میں عبد الغنی خاں ولد امانت خاں قوم راجپوت منج پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت جون ۳۷ء ساکن ہادی آباد ڈاکخانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳؍۱؍۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد جدی ہے۔ جو کہ اس وقت تک میرے قبضہ میں کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے دیگر حقیقی برادران غیر احمدی ہیں۔ ان کے قبضہ میں ہے۔ اُن سے

تقسیم کرانے پر جسقدر جائیداد ملے گی۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میرا گذارہ میری ماہوار آمدنی جو کہ اس وقت ۲۵ روپے ماہوار ہے پر ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں۔ تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت میں سے منہا کردیا جائیگا۔ العبد:۔ عبدالغنی خاں ولد امانت خاں اکونٹنٹ مبارک آباد (سندھ)

گواہ شد:۔ قدرت اللہ ولد محمد موسیٰ مبارک آباد (سندھ)

گواہ شد: صلاح الدین احمد خاں ولد عبدالغنی خاں احمدی مبارک آباد (سندھ)

نمبر ۱۰۰۶۷ :۔ میں نظام الدین ولد گاندھی قوم نقاب پیشہ تند سازی عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۰۶ء ساکن مکند پور ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ ر جنوری ۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری حسب ذیل جائیداد غیر منقولہ ہے۔ ایک مکان خام واقع آبادی مکند پور ڈاکخانہ خاص تھانہ بنگہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر مبلغ ۵۰ روپے کا اور دیگر سامان خانگی مبلغ یکصد روپیہ کا ہے۔ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ یعنی مبلغ ۱۵ روپے میں باقساط تین روپے سالانہ ادا کرتا رہونگا۔ اگر میں یہ رقم ادا نہ کرسکا تو میرے مرنے کے وقت میری جائیداد سے یہ رقم وصول کی جاوے۔ اور نیز میں وصیت کرتا ہوں کہ میں تند سازی کا کام کرتا ہوں جس کی آمدنی سالانہ مبلغ ۳۹ روپے ۶ آنے ہے۔ اس کا بھی دسواں حصہ ماہ بماہ موازی ۵/ ادا کرتا رہوں گا۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع میں دفتر کو دیتا رہونگا۔ العبد:۔ نظام الدین ولد گاندھی مکند پور حال کریام ضلع جالندھر

گواہ شد:۔ محمد خاں ولد مراد بخش راجپوت کریام۔

گواہ شد:۔ حاجی غلام احمد امیر جماعت احمدیہ کریام

بٹاویہ - ۱۴ فروری - جاپانی پیراشوٹ سماٹرا کے شہر پالیمبانگ میں اُتر پڑے ہیں - ایک سو جاپانی طیاروں نے پیراشوٹ تین مختلف مقامات پر اُتارے یہ مقام سماٹرا کے جنوب مشرق میں ہے - تارا کان اور بالک پاپن پر جاپانی قبضہ کے بعد اتحادی جہازوں کو تیل سپلائی کرنے کا سب سے بڑا مرکز یہی ہے - یہاں ہر سال ۴۵ لاکھ ٹن تیل نکلتا ہے - یہاں اتحادی سپاہیوں نے شدید مقابلہ کیا - صورت حال ہمارے ناموافق نہیں ہے - بعد کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ایک اطلاع کے مطابق جاپانیوں نے "بینڈ جرمین" پر قبضہ کر لیا ہے - پالیمبانگ جاوا سے دو سو میل کے فاصلہ پر ہے - اور جزائر شرق الہند کا صدر مقام یہاں سے اڑھائی سو میل ہے -

رنگون - ۱۴ فروری - پان کے رقبہ میں شدید لڑائی ہو رہی ہے - اس مورچہ پر حالات کچھ پیچیدہ نظر آتے ہیں - اس علاقہ میں چینی فوجیں دشمن کا مقابلہ کر رہی ہیں - کل رات برما پر کوئی ہوائی حملہ نہیں ہوا - آج اتحادی طیاروں نے مولمین کے علاقہ پر دشمن کے طیاروں کا مقابلہ کیا - رنگون ریڈیو کا بیان ہے کہ مرتبان کے علاقہ میں دشمن کے ہوائی جہازوں نے ہماری خشکی کی فوجوں پر حملہ کیا - ہمارے جہازوں نے دشمن کے علاقہ پر دیکھ بھال کیلئے پرواز کی -

ملبورن - ۱۴ فروری - آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ انگلستان سے آسٹریلین ہوائی جہازوں اور ہوابازوں کو آسٹریلیا میں واپس بھیجنے کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے - صرف مشکل یہ ہے کہ انہیں کس طرح واپس بھیجا جائے - اور انکی جگہ کن کو تعینات کیا جائے -

لنڈن - ۱۴ فروری - رودبار انگلستان کے رستہ جرمن جنگی جہازوں کے بریسٹ کی بندرگاہ سے نکل کر جرمنی میں پہنچ جانے کے متعلق مسٹر چرچل پارلیمنٹ میں ایک بیان دینگے - ایک تجویز تھی کہ یہ بحث مخفی ہو - مگر سرکاری حلقوں نے اس کو پسند نہیں کیا - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جرمن جہازوں کو روکنے کے لئے چھ سو ہوائی جہاز بھیجے گئے تھے -

لنڈن - ۱۴ فروری - برطانیہ میں ۸۲ مقامات پر جلسے ہوئے جن میں سنگاپور کی حالت پر تشویش ظاہر کی گئی - ایک مقرر نے کہا کہ جاپانیوں کی سرگرمیوں سے اٹلانٹک میں جرمنی کے ہاتھ مضبوط ہو رہے ہیں - ایک اور نے کہا کہ ہٹلر برطانیہ کی نسبت بہت زیادہ سامان جنگ تیار کر رہا ہے -

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن - ۱۴ فروری - سُرخ فوجیں سفید رُوس میں داخل ہو گئی ہیں اور لینن گراڈ کے محاذ پر کئی مقامات پر جرمن قلعوں کو چھین چکی ہیں - یہاں ۵ ہزار جرمن افسروں اور سپاہیوں کو قیدی بنا یا گیا ہے -

لاہور - ۱۴ فروری - آج جنرل چیانگ کائی شیک اپنے سٹاف سمیت یہاں پہنچے سٹیشن پر سر سکندر حیات اور دیگر وزراء نے استقبال کیا - گورنر کے نمائندوں کے علاوہ سرکردہ فوجی افسران بھی موجود تھے - گورنر پنجاب نے ان کے اعزاز میں لنچ دیا - جنرل موصوف درہ خیبر کے معائنہ کے لئے گئے تھے -

بٹاویہ - ۱۴ فروری - سنگاپور سے بعض زخمی فوجی شرق الہند کی ایک بندرگاہ میں پہنچائے گئے ہیں - انکا بیان ہے کہ سنگاپور کو خالی کر دینے کا سوال ہی نہیں - برطانی فوجیں آخر دم تک لڑیں گی سنگاپور اس وقت ایک آتشکدہ بنا ہوا ہے اور دھوآں ہی دھوآں چاروں طرف پھیل رہا ہے - یہاں تک کہ کچھ نظر نہیں آتا -

چنگنگ - ۱۵ فروری - چینی ریڈیو سے کہا گیا ہے کہ حکومت چین نے کپڑے کی قیمتیں مقرر کر دی ہیں چین میں کپڑے کی قیمت جنگ سے قبل کے زمانہ کی نسبت ۲۵ گنا زیادہ ہے -

سنگاپور - ۱۴ فروری - کل دشمن نے بہت سخت حملے کئے - اور اس کا دباؤ بہت بڑھ گیا - جاپانی ہوائی جہاز جھپٹ جھپٹ کر تمام دن بم برساتے رہے - توپوں کی گولہ باری بھی شدید تھی - اتحادی فوجیں بازاروں میں سخت مقابلہ کر رہی ہیں سول ڈیفنس ورکر لاشوں کو ٹھکانے لگانے - آگ بجھانے - ملبہ ہٹانے - اور زخمیوں کی مدد کرنے میں بڑی سرگرمی دکھا رہے ہیں - جاپانی فوجیں شہر کے وسط تک پہنچ چکی ہیں - اور پانی کے ایک ذخیرہ پر بھی ان کا قبضہ ہو چکا ہے - برطانی ٹینک بھی اب مقابلہ پر آ گئے ہیں - برطانی توپوں کی گولہ باری نے جوہور کے پُل کو سخت نقصان پہنچایا ہے - اور اب جاپانی اُسے استعمال نہیں کر سکتے -

بٹاویہ - ۱۴ فروری - معلوم ہوا ہے - کہ آسٹریلین فوجیں ڈچ ایسٹ انڈیز میں پہنچ چکی ہیں - ان کے ٹھکانوں کو مخفی رکھا جا رہا ہے -

دوسری اتحادی فوجیں بھی عنقریب وہاں پہنچ رہی ہیں -

لنڈن - ۱۵ فروری - سنگاپور میں انگریزی فوجیں دشمن کا مقابلہ کر رہی ہیں - جاپانیوں نے تسلیم کیا ہے کہ سنگاپور میں کمک پہنچانا ان کیلئے مشکل ہو رہا ہے کیونکہ جوہور کے پُل پر انگریزی فوجیں بہت زور سے گولہ باری کر رہی ہیں -

لنڈن - ۱۵ فروری - رُوسی فوجوں نے پولینڈ پر حملہ شروع کر دیا ہے - جرمن سپاہ پر روسیوں نے لاکھوں اشتہار پھینکے ہیں - جن میں انکو یقین دلایا گیا ہے کہ ہتھیار ڈالدینے پر ان کے ساتھ عمدہ سلوک کیا جائیگا - اور وہ یہ اشتہار لے کر رُوسی صفوں میں آکر پناہ لے سکتے ہیں -

لنڈن - ۱۴ فروری - سرکاری بیانات کے مطابق اب تک ڈچ امریکن ہوائی اور بحری بیڑے بحرالکاہل میں جاپانیوں کے نوّے جہاز تباہ کر چکے ہیں - کئی اور کو نقصان پہنچایا گیا -

لنڈن - ۱۴ فروری - رومانیہ کا وزیر اعظم جنرل انٹانسکو اور ناروے کا کوئزلنگ ہٹلر کی دعوت پر برلین آئے ہیں - آج وہاں یورپ کی سیاسی اور جنگی صورت حالات پر ایک اہم کانفرنس ہوئی جس میں ربن ٹراپ اور مارشل کیٹل بھی شامل ہوئے -

لنڈن - ۱۵ فروری - سرکاری حلقوں کی رائے ہے کہ بریسٹ سے اپنے جنگی جہازوں کو نکال لیجانے میں جرمنوں نے موسم کی خرابی کا پورا پورا فائدہ اٹھایا - خیال کیا جاتا ہے کہ ڈبلن کے جرمن سفارت خانہ نے موسم کے حالات سے انکو اطلاع دی -

لاہور - ۱۴ فروری - آج ۱۲۵ بیوپاریوں نے ستیہ آگرہ کیا - جنہیں شہر سے بیس پچیس میل دُور لے جا کر چھوڑ دیا گیا - بعض اور شہروں میں بھی ستیہ آگرہ ہوا - کہا جاتا ہے کہ فیروز پور جیل میں ڈیڑھ سو ستیہ آگرہیوں نے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے کیونکہ انہیں تنگ جگہ میں رکھا گیا ہے اور پاخانہ کا انتظام تسلی بخش نہیں - آج بیوپاریوں کے ایک وفد نے مولانا ابوالکلام آزاد سے ملاقات کی - اور پھر جیل میں جا کر لالہ بہاری لال حانئہ سے ملا - پھر بعض ممبران اسمبلی سے بات چیت کی - کہا جاتا ہے کہ باعزت سمجھوتہ کا ایک فارمولا تیار ہو گیا ہے -

لاہور - ۱۴ فروری - کہا جاتا ہے - کہ مولانا ابوالکلام آزاد نے پنجاب اسمبلی کے کانگرسی ممبروں سے بات چیت کی - اور کہا کہ کانگرس پارٹی نے کانگرسی پالیسی پر پوری طرح عمل نہیں کیا - اور دیہاتی مفاد کا زیادہ خیال نہیں رکھا - اب انہیں دوبارہ اسمبلی میں جانے کی اجازت اسی صورت میں دیجا سکتی ہے کہ میاں افتخار الدین پارٹی لیڈر ہوں - ورنہ انکا کیس پارلیمنٹری بورڈ میں پیش ہوگا - کہا جاتا ہے کہ اس بات سے کانگرسی ممبروں میں اضطراب پیدا ہو رہا ہے اور ان میں سے کئی مستعفی ہونا چاہتے ہیں -

مدراس - ۱۴ فروری - گورنمنٹ اس سوال پر متواتر غور کر رہی ہے کہ کب سکول اور کالج بند کرنے چاہئیں اور کب تک لوگوں کو رضا کارانہ طور پر شہر خالی کرنے کا مشورہ دیا جائے - جب مناسب سمجھا گیا - اس بارہ میں فوری احکام جاری کئے جائینگے -

دہلی - ۱۴ فروری - آج مرکزی اسمبلی کے ایک ممبر نے پنجاب کی ہڑتال کے متعلق تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت چاہی - مگر سپیکر نے کہا کہ گرفتاریاں عام قانون کے ماتحت ہو رہی ہیں - اس لئے ایسی تحریک بے ضابطہ ہے -

ماسکو - ۱۴ فروری - سوویٹ ریڈیو کا بیان ہے کہ اسلحہ سازی کے کارخانوں میں کام کرنے کیلئے ۱۶ سے ۴۰ سال تک عمر کی عورتوں کیلئے لام بندی کا حکم ہو گیا ہے - اسی طرح سولہ سے پچاس تک عمر کے مردوں کے لئے بھی فوجی خدمت لازمی قرار دے دی گئی ہے -

نیویارک - ۱۴ فروری - امریکن اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ امریکن فوجیں جاوا پہنچ چکی ہیں - مگر ان کے متعلق اور کوئی تفصیل بیان نہیں کی گئی -

سڈنی - ۱۴ فروری - آسٹریلین براڈکاسٹ میں کہا گیا ہے کہ نیو برٹن کے پاس جاپان کے جنگی اور رسد بردار جہاز دیکھے گئے ہیں -

لنڈن - ۱۴ فروری - جنوری ۱۹۴۲ء میں جرمن فضائی حملوں کے نتیجہ میں ۱۱۲ اشخاص ہلاک اور ۲۶۱ مجروح ہوئے جنوری ۱۹۴۱ء میں ۱۵۵۰ ہلاک اور ۲۰۷۱ مجروح ہوئے -

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: - غلام نبی -